bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

بامداد روحانی حضرت مولانا سراج الملت پیر سید محمد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بالطاف روحانی حضرت مولانا الحاج شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بالتفات کریمانہ حضرت مولانا الحاج معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہ

بظل حمایت مولانا الحاج پیر سید نذر حسین شاہ صاحب علی پوری مدظلہ

ماہنامہ

انوار الحق

دائرے میں سرخ نشان آپ کا چندہ ختم ہونے کی علامت ہے۔

ایڈیٹر

مولانا غلام رسول گوہر

قصور

گوہر

ابوبکر قصوری

June July 1980

نگران

حضرت مولانا الحاج جوہر ملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب مدظلہ

حضرت مولانا غلام رسول گوہر صاحب قبلہ

اسسٹنٹ ایڈیٹر فیاض احمد گوہر

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

بامداد روحانی حضرت مولانا سراج الملت پیر سید محمد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بالطاف روحانی حضرت مولانا الحاج شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بالتفات کریمانہ حضرت مولانا الحاج معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہ
بظل حمایت مولانا الحاج پیر سید نذر حسین شاہ صاحب علی پوری مدظلہ

ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور

ایڈیٹر
مولانا غلام رسول گوہر

جلد ۶۸
شمارہ ۱۹، ۲۰
بابت ماہ جون، جولائی ۸۰ء

فہرست

یوم ابوالعرب	۲
نعت شریف	۲
تین غار والوں کا قصہ	۳
جنگ خیبر میں مسلمانوں کی عظیم فتح	۵
حاصل مطالعہ یا گلہائے رنگا رنگ	۱۲
نعت محمدؐ	۱۵
فضائل رمضان	۱۶
وفات حسرت آیات	۲۰
حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی	۲۱
اخبار آستانہ	۲۳
نعت شریف	۲۴
انتقالات	۲۵
گستاخانِ نبوت کا انجام بد	۲۷
حضرت سری سقطیؒ	۳۱

○
دائرے میں سرخ نشان آپ کا چندہ ختم ہونے کی علامت ہے۔
گوہر

چندہ

سالانہ	۱۵ روپے
ششماہی	۸ "
سہ ماہی	۵ "
فی شمارہ	۱/۵۰ "

ایڈیٹر و پبلشر: غلام رسول گوہر، مطبع: لاہور آرٹ پریس انارکلی لاہور، مقام اشاعت: کوٹ عثمان خان، قصور:

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

یومِ ابوالعرب

بمقام نظام پورہ متصل قصور بصدارت حضرت مولانا الحاج معین الملت علی پوری دامت برکاتہم، قدوۃ السالکین امام العارفین شہنشاہ اقلیم ابوالعرب حضرۃ مولانا **پیر سید جماعت علی شاہ** صاحب قدس سرہ العزیز کا سالانہ عرس شریف مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۸۰ء مطابق ۱۴ ذیقعد: ۱۰ اسوج بروز جمعرات بعد از نماز عشاء بڑے تزک و احتشام اور شوق و محبت سے منایا جا رہا ہے۔ اطراف و اکناف سے عقیدتمند جوق در جوق اس روحانی محفل میں شریک ہو کر سعادت دارین حاصل کریں گے۔ حضرت امیر ملت ابوالعرب کی سوانح حیات اور فضائل و مناقب پر علماء کرام وعظ فرمائیں گے۔ صاحب صدر بھی اپنے ملفوظات سے حاضرین محفل کو مئے حق و صدق سے سرشار کریں گے۔

رعنا نظامی

نعت شریف

جاں بخش نگہ ہیں یہ مرے دلبرِ جانی!
کیوں کر کہوں میں اپنے محمدؐ کی کہانی

اس چہرۂ نوریں پہ فدا یوسفِ کنعاں
توہین ہے گر ان کو کہوں یوسفِ ثانی!

کہتا ہے خدا آپؐ کو خود رحمتِ عالم
کون عالمِ امکاں میں ہو پھر آپؐ کا ثانی!

جبریل بھی طالب مرے محبوبؐ کے در کا
خود سے نہ تھا وہ جان سکا علم حقانی

ہے شہد سے میٹھا مرے محبوبؐ کا ہر لفظ
محبوبؐ کا ہر لفظ ہے تفسیرِ قرآنی

ہر بندۂ عاصی کی امیدوں کا ہیں مرکز
اللہ کی رحمت کی ہیں یہ ایک نشانی!

گم سم ہے فضا۔ تھم گئے مہر و مہ و انجم
ہے دیدنی رعنا کے تخیل کی روانی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

حضرت معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب
علی پوری

تین غار والوں کا قصہ

حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک قصہ بیان فرمایا کہ تین آدمی جن کی باہم دوستی تھی، چلے جا رہے تھے کہ موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ تینوں نے سامنے ایک پہاڑ کی غار میں پناہ لی۔ اتفاق یہ ہوا کہ ابھی وہ آرام سے بیٹھے نہیں تھے کہ اوپر سے پتھر کی ایک بڑی چٹان گری جس نے غار کے منہ کو روک دیا کہ باہر کی ہوا اندر نہیں جا سکتی تھی اور ان کا باہر نکلنا ناممکن ہو گیا تھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اپنا کوئی نیک عمل یاد کریں۔ اور پھر اس کے وسیلہ سے دعا کریں یقیناً رب تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔

ان میں سے ایک نے کہا میں بھیڑ بکریاں چراتا ہوں۔ میرا کام یہ ہے کہ صبح سویرے بھیڑیں اور بکریاں گھر سے جنگل کی طرف لے جاتا ہوں۔ شام کو واپس لاتا ہوں۔ پھر دودھ دوہکر سب سے پہلے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پلاتا ہوں۔ اس کے بعد اپنے بچوں کو ایک دن ایسا ہوا کہ میری بکریاں چرتی ہوئیں بہت دور نکل گئیں۔ رات کو میں بہت دیر کے ساتھ گھر آیا۔ اتنے میں میرے ماں باپ میرا انتظار کرکے بھوکے ہی سو گئے۔ میں نے دودھ دوہا۔ اور ماں باپ کے قریب دودھ کا برتن لے کر کھڑا ہوا کہ یہ خود بیدار ہوں اور دودھ نوش کریں۔ اے میرے بچے پاؤں پر گرے ہوئے رو رہے تھے اور دودھ دودھ پکارتے تھے۔ آخر ماں باپ نے آنکھ کھولی تو میں نے دودھ کا برتن ان کی خدمت میں پیش کیا۔ جب وہ پی کر فارغ ہو گئے تو پھر میں نے اپنے بچوں کو پلایا: اے میرے رب اگر میرا یہ عمل تمہیں پسند آیا ہے تو اس پتھر کو سرکا دے وہ پتھر تھوڑا سرک گیا۔ اس کے بعد دوسرے نے کہا کہ میں اپنی چچا زاد بہن پر فریفتہ تھا۔ ایک دن میں نے اس پر قابو پایا۔ اس نے کہا جب تک تو ایک سو دینار جمع کرکے نہ لائیے۔ میں اپنے جسم کو تیرے سپرد نہیں کروں گی میں نے محنت مشقت کرکے آہستہ آہستہ ایک مدت تک ایک سو دینار جمع کیا اور پھر اس کے پاس گیا۔ اس نے اپنے وعدے کے مطابق اپنے آپ کو میرے حوالے کیا۔ میں اپنی مراد کو پانے ہی والا تھا کہ اس نے کہا۔ اے خدا کے بندے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

رب سے ڈر اور میری عزت کی مہر کو مت توڑ
اس کی اس بات کا مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ میں
نے اس کو چھوڑ دیا۔ اے میرے رب اگر
میرا یہ کام تجھ کو پسند ہے تو اس پتھر سے ہم
کو نجات دے۔ وہ پتھر تھوڑا اور سرک
گیا۔ اس کے بعد تیسرے آدمی نے کہا کہ میں
نے ایک مزدور لیا کہ وہ چاول میرے گھر میں
چھوڑ آئے۔ جب میں نے اس کو مزدوری دی
تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ شاید اس
کی نظر میں وہ تھوڑی تھی۔ اور ناراض ہو کر چلا
گیا۔ میں نے اس کی مزدوری سے کاشت کی
یہاں تک کہ اس کی پیداوار سے میرے پاس
اتنی رقم جمع ہو گئی کہ میں نے اس کے ساتھ ایک
گائے خریدی اور ایک غلام بھی جو اس کو چرائے
ایک عرصہ کے بعد وہ آیا اور اس نے کہا اے
بندہ خدا مجھ پر ظلم نہ کر میرا حق مجھ کو دے۔
میں نے کہا یہ گائے اور یہ غلام لے لے۔ اس
نے کہا مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا مذاق
نہیں۔ یہ سب تیرا ہی حق ہے۔ پھر وہ لے
کر راضی خوشی چلا گیا۔ اے میرے رب اگر
میرا یہ عمل تجھ کو پسند ہے تو پتھر کو غار کے منہ
سے بالکل ہٹا دے تاکہ ہم تینوں کو یہاں سے
خلاصی مل جائے۔ وہ پتھر وہاں سے سرک
کر ایک طرف ہو گیا۔ اور وہ تینوں اپنے
راستے پر چل نکلے۔

باقی گستاخان نبوت کا انجام بد از صفحہ ۳۰

بھی اسے نماز پڑھتا دیکھ کر حضرت ابوبکر کی طرح واپس
لوٹ آئے۔ پھر حضورؐ نے آواز دی کہ کون اسے قتل
کرتا ہے۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا۔ میں۔ حضورؐ نے
نے فرمایا۔ تم اسے ضرور قتل کرو گے بشرطیکہ وہ تمہیں
مل جائے۔ لیکن جب حضرت علیؓ مسجد کے اندر داخل
ہوئے تو وہ شخص جا چکا تھا۔ حضور علیہ السلام
نے فرمایا اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میری امت کے
جملہ فتنہ پردازوں میں سے یہ شخص پہلا اور آخری ثابت
ہوتا۔ یہاں تک کہ اس کے بعد میری امت کے دو فرد
بھی آپس میں نہ لڑتے۔

بقیہ: شبلی اور چیونٹی از صفحہ ۲۴

نے کیا خوب کہا ہے۔
اس چیونٹی کو نہ ستا جو دانہ کھینچتی ہے۔ وہ بھی جان
رکھتی ہے اور جان ہر ایک پیاری ہوتی ہے۔
وہ شخص بڑا سیاہ باطن ہے جس کے ہاتھ سے
کسی چیونٹی کو دکھ پہنچے۔

(سعدی)

★

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

ویب سائٹس http://ameeremillat.org/

ویب سائٹس http://ameer-e-millat.com/

ویب سائٹس http://ameeremillat.com/

ویب سائٹس http://www.haqwalisarkar.com/

ویب سائٹس http://www.charaghia.com/

کتابیں http://www.scribd.com/bakhtiar2k

تصاویر http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/

تصاویر http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/

فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/

بلاگز http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html

بلاگز http://www.jamaatali.blogspot.com/

بلاگز http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html

بلاگز http://www.jamaatali.blogspot.com/

ویڈیو http://vimeo.com/user13885879/videos

ویڈیو Youtbe: bakhtiar2k

اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں www.marfat.com

اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں www.maktabah.org

نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں www.fezanenaat.com

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

انوار الصوفیہ رسالہ

حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ نے 1901ء میں شروع کروایا تھا

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مہینوں کے رسالے موجود ہے

جنوری 1925	ستمبر 1937	جنوری 1940
نومبر 1940	اگست 1941	نومبر دسمبر 1952
اکتوبر 1963	جنوری 1964	اپریل 1978
مئی 1978	اگست 1978	مئی 1979
جون جولائی 1979	نومبر دسمبر 1979	جنوری 1980
مارچ 1980	جون جولائی 1980	اکتوبر نومبر 1980
مئی جون 1981	جولائی 1981	ستمبر 1981

انوار الصوفیہ کے رسائل فراہم کرنے پر

درگاہ قلندر علی پور فقیراں سے

ایڈوکیٹ علامہ عالیجاہ حسن پیرزادہ نقشبندی مجددی

اور درگاہ کے جملہ اراکین کا مشکور ہوں

خدام اولیاء غلام شیخ معز الدین بختیار حسین جاعتی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تاریخ اسلام کا ایک زرین ورق

مولانا اشبیلی نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

جنگ خیبر میں مسلمانوں کی عظیم فتح

خیبر غالباً عبرانی لفظ ہے۔ جس کے معنی قلعہ کے ہے۔ یہ مقام مدینہ منورہ سے آٹھ منزل پر ہے یورپین سیاحوں میں ڈاؤٹی کئی مہینہ تک یہاں ۱۸۷۸ء میں مقیم رہا۔ اس نے مدینہ طیبہ سے اس مقام کا فاصلہ ۲۰۰ میل لکھا ہے۔ وہ نخلستان جس کے کنارہ پر خیبر ہے۔ نہایت زرخیز ہے۔ یہاں یہود نے متعدد مضبوط قلعے بنائے تھے۔ جن میں سے بعض کے آثار اب تک باقی ہیں۔

عرب میں یہودی قوت کا یہ سب سے بڑا مرکز تھا۔ مدینہ طیبہ سے جب رؤساء بنو نضیر جلاوطن ہو کر خیبر میں آباد ہوئے تو انہوں نے تمام عرب کو اسلام کی مخالفت پر برانگیختہ کر دیا۔ جس کا پہلا مظہر احزاب کا معرکہ تھا۔ ان میں سے رؤسا میں سے حی بن اخطب جنگ قریظہ میں قتل ہوا۔ جس کے بعد ابو رافع سلام بن ابی الحقیق اس کا جانشین ہوا۔ یہ بہت بڑا تاجر اور صاحب اثر تھا۔ قبیلہ غطفان جو عرب کا بہت بڑا صاحب اثر قبیلہ تھا۔ اس کی آبادی خیبر سے متصل تھی اور ہمیشہ سے یہود خیبر کا حلیف اور ہم عہد تھا۔ ۷ھ میں سلام نے خود جا کر قبیلہ غطفان اور اس کے آس پاس کے قبیلوں کو اسلام کے مقابلہ کے لئے آمادہ کیا۔ یہاں تک کہ ایک عظیم الشان فوج تیار کر لی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبریں معلوم ہوئیں تو آپ کے ایما سے رمضان ۶ھ میں حضرت عبداللہ ابن عتیک رضی اللہ عنہ ایک خزرجی انصاری کے ہاتھ سے اپنے قلعہ خیبر میں سوتا ہوا مارا گیا۔ سلام کے بعد یہودیوں نے اسیر بن رزام کو مسند ریاست پر بٹھایا۔ اس نے قبائل یہود کو جمع کر کے ایک تقریر کی اور کہا "میرے پیشرؤں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں جو تدابیر اختیار کیں وہ غلط تھیں۔ صحیح تدبیر یہ ہے کہ خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دارالریاست پر حملہ کیا جائے۔ اور یہی طریقہ میں اختیار کروں گا

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اور اسی غرض سے اسیر نے غطفان اور دیگر قبائل کا دورہ کیا۔ اور ایک فوج گراں تیار کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبریں پہنچیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے افواہوں پہ اعتماد نہیں کیا۔ بلکہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ خود جاکر اصل واقعہ کی تحقیق کریں چنانچہ وہ چند آدمیوں کو لے کر خیبر گئے اور چھپ کر خود اسیر کی زبانی اس کے مشورے اور تدبیریں سنیں۔ یہ حالات آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کئے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ۳۰ آدمی دے کر خیبر روانہ کیا۔ ان لوگوں نے اسیر سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس لئے بھیجا ہے کہ تم اگر آجاؤ تو خیبر کی حکومت تم کو دی جائے۔

چنانچہ وہ ۳۰ آدمی لے کر خیبر سے نکلا اور احتیاط کی بنا پر یہ مخلوط قافلہ اس طرح چلا کہ دو، دو اشخاص ہمرکاب چلتے تھے۔ جن میں ایک یہودی اور ایک مسلمان ہوتا تھا۔ قرقرہ پہنچ کر اسیر کے دل میں بدگمانی پیدا ہوئی۔ اس کے ہاتھ بڑھا کر حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے تلوار چھیننا چاہی۔ انہوں نے کہا "دشمن خدا! بدعہدی کرنا چاہتا ہے" یہ کہہ کر سواری بڑھائی اور جب اسیر زد پر آگیا تو تلوار ماری۔ اس کی ران کٹ گئی وہ گھوڑے سے گرا اور گرتے گرتے اس نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا۔ اب مسلمان پیش دستی کرکے یہودیوں پہ ٹوٹ پڑے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہود میں سے ایک کے سوا کوئی نہیں بچا۔ یہ آخر ۷ھ یا محرم ۷ھ کا واقعہ ہے۔

خیبر اب اسلام کا بڑا حریف اور اسلام کے لئے سب سے زیادہ خطرناک تھا۔ ان لوگوں نے مکہ معظمہ جاکر تمام عرب میں بغاوت کی پھر وہی تحریک پیدا کی جس نے واقعہ احزاب میں مرکز اسلام (مدینہ منورہ) کو متزلزل کر دیا تھا۔ وہ کوشش اگرچہ ناکام رہی لیکن جو دست و بازو کام کر رہے تھے وہ اب بھی موجود تھے۔

جن لوگوں نے جنگ احزاب برپا کی تھی ان میں سب سے زیادہ بااثر ابن ابی الحقیق کا خاندان تھا۔ جو قبیلہ بنو نضیر سے تھا اور مدینہ طیبہ سے جلاوطن ہو کر اس نے خیبر کے مشہور قلعہ قموص پر قبضہ کیا تھا۔ سلام بن ابی الحقیق اسی خاندان کا رئیس تھا۔ اس کے قتل کے بعد اس کا بھتیجا کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق خاندان کی ریاست پر ممتاز ہوا۔

خیبر کے یہود ادھر مدینہ طیبہ کے منافقین ان کو مسلمانوں کی خبریں پہنچاتے رہتے تھے اور ان کو ہمت دلا رہے تھے کہ مسلمان تم سے برسرپیکار نہیں ہو سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا۔ لیکن ادھر تو سود ایک سخت دل اور بدگمان قوم تھی۔ ادھر منافقین

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ان کو ابھارتے تھے۔ اسی زمانہ میں راس المنافقین عبداللہ بن ابی سلول نے اہل خیبر کے پاس کہلا بھیجا کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن تم ان سے نہ ڈرنا۔ ان کی ہستی کیا ہے۔ مٹھی بھر آدمی ہیں۔ جن کے پاس ہتھیار تک نہیں ہیں۔ یہود نے یہ سن کر کنانہ اور ہودہ ابن قیس کو غطفان کے پاس کہلا بھیجا کہ ہمارے ساتھ مل کر مدینہ طیبہ پر حملہ کریں ہم نخلستان کی نصف پیداوار تمہیں دیں گے اور ایک روایت یہ ہے کہ غطفان نے اسے منظور کیا۔

غطفان کا ایک قبیلہ بنو فزارہ تھا۔ انہیں جب یہ معلوم ہوا کہ خیبر والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو وہ خود خیبر میں آئے کہ ہم تمہارے شریک ہو کر لڑیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو فزارہ کو لکھا کہ "تم خیبر والوں کی مدد سے باز آجاؤ۔ خیبر فتح ہو جائے گا تو تم کو بھی حصہ دیا جائے گا۔ (مفہوم) لیکن بنو فزارہ نے انکار کیا۔

غطفان کی شرکت جنگ کا دیباچہ یہ تھا کہ ذی قرد کی چراگاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں چرتی تھیں۔ غطفان کے چند آدمیوں نے عبدالرحمٰن بن عیینہ کی قیادت میں چھاپہ مارا۔ اور بیس اونٹنیاں پکڑ کر لے گئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ کو جو اونٹنیوں کی حفاظت پر مامور تھے قتل کر دیا۔ اور ان کی بیوی کو گرفتار کر کے لے گئے۔ مسلمانوں نے جب ان کا تعاقب کیا تو وہ درہ میں گھس گئے۔ وہاں عیینہ بن حصن جو قبائل غطفان کا سپہ سالار تھا ان کی امداد کو موجود تھا۔ مسلمانوں میں حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ ایک مشہور قدر انداز اصحابی تھے۔ سب سے پہلے انہیں اس غارت گری کی خبر ملی۔ انہوں نے "واصباحاہ" کا نعرہ مارا اور دوڑ کر حملہ آوروں کو جالیا۔ وہ اونٹنیوں کو پانی پلا رہے تھے حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیر برسانے شروع کئے۔ حملہ آور بھاگ نکلے۔ انہوں نے تعاقب کیا۔ اور لڑ بھڑ کر اونٹنیاں چھڑا لائے۔ دربار نبوت میں عرض کیا۔ میں دشمنوں کو پیاسا چھوڑ آیا ہوں۔ اگر سو آدمی مل جائیں تو ایک ایک کو گرفتار کر کے لاتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت عام کے لحاظ سے فرمایا۔ اذا ملکتے فاسجح (قابو پا جاؤ تو عفو سے کام لو) اس واقعہ کے تین دن بعد خیبر کی جنگ پیش آئی۔

خیبر کا آغاز دوسرے غزوات کی بہ نسبت ایک امتیاز خاص رکھتا ہے۔ اگرچہ ارباب سیر کی نظر اس نقطہ پر نہیں پڑی کہ اس امتیاز کے اسباب کیا تھے۔ تاہم اس واقعہ کی حیثیت سے امتیازی امور ان کی زبان سے بھی بلا قصد نکل گئے۔ سب سے مقدم یہ کہ جب رسول اللہ صلی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا قصد فرمایا تو اعلان عام کر دیا لا یخرجن معنا الا راغب فی الجہاد (ہمارے ساتھ صرف وہ لوگ آئیں جو طالب جہاد ہوں)

اب تک جو لڑائیاں وقوع میں آئی تھیں محض دفاعی تھیں۔ یہ پہلا غزوہ ہے کہ جس میں غیر مسلم رعایا بنائے گئے اور طرزِ حکومت کی بنیاد قائم ہوئی۔ اسلام کا اصل مقصد تبلیغ دعوت ہے۔ اگر کوئی قوم اس کی دعوت و تبلیغ میں سدِ راہ نہ ہو۔ تو اسلام کی نہ تو اس سے جنگ ہے نہ اس کے رعایا بنانے کی ضرورت ہے۔ صرف معاہدہ صلح کافی ہے۔ جس کی بہت سی مثالیں اسلام میں موجود ہیں۔ لیکن جب کوئی قوم خود اسلام کی مخالفت پر کمربستہ ہو جائے اور اس کو مٹا دینا چاہے تو اسلام کو مدافعت کے لئے تلوار ہاتھ میں لینی پڑتی ہے۔ اور اس کو اپنے زیرِ اثر رکھنا پڑتا ہے۔ خیبر اس قاعدہ کے مطابق اسلام کا پہلا مفتوحہ ملک تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غطفان اور دیگر قبائل یہود کے حملہ کی مدافعت کے لئے محرم ۷ھ میں حضرت سباع بن عرفطہ غفاری رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ کا افسر مقرر کر کے روانہ ہوئے۔ ازواج مطہرات میں سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ساتھ تھیں۔ فوج کی تعداد ۱۶۰۰ تھی جن میں دو سو سوار اور باقی پیدل تھے۔ اس وقت تک لڑائیوں میں علم کا رواج نہ تھا۔ چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں ہوتی تھیں۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تین علم تیار کرائے۔ دو حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو عنائت ہوئے۔ اور خاص علمِ نبوی جس کا پھریرا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر سے تیار ہوا تھا۔ مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عنائت ہوا۔ فوج جب روانہ ہوئی تو حضرت عامر بن الاکوع رضی اللہ عنہ جو مشہور شاعر تھے یہ رجز پڑھتے ہوئے آگے چلے۔

اللھم لو لا انت ما اھتدینا
و لا تصدقنا ولا صلینا
فاغفر فداء لك ما اتقینا
والقین سکینۃ علینا
انا اذا صیح بنا اتینا!!!!
وثبت الاقدام ان لاقینا
وبالصیاح عولوا علینا

(ترجمہ) اے خدا اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ خیرات کرتے اور نہ نماز پڑھتے۔ ہم تجھ پر فدا ہوں ہم جو احکام نہیں بجا لائے، ان کو معاف کر دے اور ہم پر تسلی نازل کر ہم جب فریاد میں پکارے جاتے ہیں تو پہنچ جاتے ہیں۔ اور جب مڈبھیڑ ہو تو ہم کو ثابت قدم رکھ۔ لوگوں نے پکار کر ہم سے استغاثہ چاہا ہے۔

راستہ میں ایک میدان آیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہ نے تکبیر کے نعرے بلند کئے۔ چونکہ تعلیم و

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تلقین کا سلسلہ ہر وقت جاری رہتا تھا اور ہات بات میں نکات شریعت کی تعلیم ہوتی رہتی تھی۔ ارشاد نبوت ہوا آہستہ نعرہ لگاؤ۔ کیونکہ کسی بہرے اور دور اندیش کو نہیں پکار رہے ہو۔ تم جس کو پکارتے ہو وہ تمہارے پاس ہی ہے۔

اس غزوہ میں چند خواتین بھی فوج کے ساتھ آئی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا بھیجا اور غضبناک لہجہ میں فرمایا۔ تم کس کے ساتھ آئیں اور کس کے حکم سے آئیں؟ انہوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! ہم اس لئے آئی ہیں کہ چرخہ کات کر کچھ پیدا کریں گی۔ ہمارے پاس زخمیوں کے لئے دوائیں بھی ہیں۔ اس کے علاوہ ہم تیر اٹھا کر لائیں گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کے بعد جب مال غنیمت تقسیم کیا تو ان کا حصہ لگایا۔ لیکن یہ حصہ کیا تھا؟ زر و جواہر نہ تھے۔ مال و اسباب نہ تھا درہم و دینار نہ تھے بلکہ صرف کھجوریں تھیں۔ تمام مجاہدین کو یہی ملا تھا۔ اور ان پردہ نشینوں نے بھی یہی پایا تھا۔

لشکر اسلام جب خیبر کے قریب پہنچا تو نماز عصر کا وقت آچکا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے لئے کچھ طلب فرمایا۔ رسد کا ذخیرہ صرف ستو تھا۔ وہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی گھول کر نوش فرمایا۔ رات ہوتے ہوتے فوج اسلام سواد خیبر میں پہنچ گئی۔ عمارتیں نظر آئیں۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صحابہ رضوان اللہ عنہ سے فرمایا: "ٹھہر جاؤ" پھر خدا کا نام لے کر یہ دعا مانگی:-

انا نسئلك خير هذه القرية و
خير اهلها و خير ما فيها و
نعوذ بك من شرها و شر اهلها
و شر ما فيها: (ابن ہشام)

(ترجمہ) اے خدا ہم تجھ سے اس گاؤں کی اور گاؤں والوں کی اور گاؤں کی چیزوں کی بھلائی چاہتے ہیں اور ان سب برائیوں سے ہم پناہ مانگتے ہیں۔

ابن ہشام نے لکھا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول عام تھا کہ جب کسی مقام میں داخل ہوتے تو پہلے یہ دعا مانگ لیتے تھے۔ چونکہ سنت نبوی یہ تھی کہ رات کو کسی مقام پر حملہ نہیں کیا جاتا تھا۔ اس لئے یہ رات یہیں بسر کی۔ صبح کو خیبر میں داخلہ ہوا۔ یہودیوں نے مستورات کو ایک محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔ رسد اور غلہ قلعہ عم میں یکجا کیا اور فوجیں قلعہ نطاۃ اور قموص میں فراہم کیں۔ سلام بن مشکم نضیری بیمار تھا۔ تاہم اس نے سب سے زیادہ حصہ لیا۔ اور خود قلعہ نطاۃ میں آکر فوج میں شرکت کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود جنگ نہ تھا۔ لیکن جب یہود نے بڑے سروسامان کے ساتھ جنگ کی تیاری کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے وعظ فرمایا اور جہاد کی ترغیب دی تاریخ خمیس میں اس موقع پر لکھا

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ہے : ولما تیقن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الیہود و تحارب وعظ اصحابہ و نصحہم وحرضہم علی الجہاد (اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہود کے ارادۂ جنگ کا یقین ہوگیا تو آپؐ نے صحابہ اکرام رضوان اللہ عنہ کو نصیحت کی اور جہاد کی ترغیب دی)

سب سے پہلے قلعہ ناعم کے لئے فوجیں بڑھیں۔ حضرت محمود بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بڑی دلیری سے حملہ کیا۔ اور دیر تک لڑتے رہے۔ مگر چونکہ سخت گرمی تھی۔ تھک کر دم لینے کے لئے قلعہ کی فصیل کے سایہ میں بیٹھ گئے۔ کنانہ بن الربیع نے قلعہ کی فصیل سے چکی کا پاٹ ان کے سر پر گرا دیا۔ جس کے صدمہ سے انہوں نے وفات پائی۔ قلعہ بہت جلد فتح ہوگیا۔

ناعم کے بعد اور قلعے بآسانی فتح ہوتے گئے۔ لیکن قلعہ قموص مرحب کا تختگاہ تھا۔ اس مہم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا لیکن دونوں ناکام رہے جب فتح میں زیادہ دیر ہوئی تو ایک دن شام کو سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کل میں اس شخص کو علم دوں گا جس کے ہاتھ پر خدا فتح دے گا۔ اور جو خدا اور خدا کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چاہتا ہے۔ اور خدا اور خدا کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی اس کو چاہتے ہیں۔ یہ رات امید اور انتظار کی رات تھی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے تمام رات اس بیقراری میں کاٹی کہ دیکھئے کہ یہ تاج فخر کس کے سر کی زینت بنتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قناعت پسندی اور بلند نظری کی بنا پر کبھی حکومت اور سرداری کی تمنا نہیں کی۔ لیکن جیسا کہ صحیح مسلم "باب فضائل علی کرم اللہ وجہہ" میں مذکور ہے۔ ان کو خود اعتراف ہے کہ اس موقع کی تمنا میں ان کی خودداری بھی قائم نہ رہ سکی۔

صبح کو دفعتاً یہ آواز کانوں میں آئی کہ آج "علی (کرم اللہ وجہہ) کہاں ہیں" یہ بالکل غیر متوقع آواز تھی۔ کیونکہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی آنکھوں میں آشوب تھا۔ اور سب کو معلوم تھا کہ جنگ سے معذور ہیں۔ حسبِ طلب وہ حاضر ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا۔ اور دعا فرمائی۔ جب ان کو علم عنایت ہوا تو انہوں نے عرض کی "کیا یہود کو لڑ کر مسلمان بنالیں؟" ارشاد ہوا "نرمی کے ساتھ ان کے سامنے اسلام پیش کرو۔ اگر ایک شخص بھی تمہاری ہدایت سے اسلام لائے تو سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ لیکن یہود اسلام یا صلح کے قبول کرنے پر راضی نہیں ہوسکتے تھے۔ مرحب قلعہ سے رجز پڑھتا ہوا باہر نکلا

قد علمت خیبر انی مرحب
شاکی السلاح بطل مجرب
(خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، تجربہ کار ہوں،

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

سلاح پوش ہوں)

مرحب کے سر پہ یمنی زرد رنگ کا مغفر اور اس کے اوپر سنگی خود تھا۔ قدیم زمانے میں گول پتھر بیچ سے خالی کر لیتے تھے۔ یہی خود کہلاتا تھا۔ مرحب کے جواب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ رجز پڑھا۔

انا الذی سمتنی امی حیدرہ
کلیث غابات کریہ المنظرہ

مرحب بڑے طمطراق سے آیا۔ لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس زور سے تلوار ماری کہ سر کو کاٹتی ہوئی دانتوں تک اتر گئی۔ اور اس ضرب کی آواز فوج تک پہنچی۔ اس کے بعد بھی مقابلہ ہوتا رہا۔ لیکن یہ قلعہ قموص ۲۰ دن کے محاصرہ کے بعد بالآخر فتح ہوگیا۔ ان معرکوں میں ۹۳ یہودی مارے گئے۔ جن میں حارص، مرحب، اسر یاسر اور عامر زیادہ مشہور ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہ میں سے ۱۵ بزرگوں نے شہادت حاصل کی۔ فتح کے بعد زمین مفتوحہ پر قبضہ کر لیا۔ لیکن یہود نے درخواست کی کہ زمین ہمارے قبضہ میں رہنے دی جائے ہم پیداوار کا نصف حصہ ادا کریں گے۔ یہ درخواست منظور ہوئی۔ بٹائی کا وقت آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجتے تھے۔ وہ غلہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے یہود سے کہتے تھے کہ اس میں سے جو حصہ چاہو لے لو۔ یہود اس انصاف پہ متحیر ہو کر کہتے تھے کہ زمین و آسمان ایسے ہی عدل سے قائم ہیں۔

٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭

بقیہ انتقالات از صفحہ ۲۶

منظور نظر غلام تھے۔ بہت صالح اور نیک اطوار صوفی منش اور بذلہ سنج انسان تھے۔ یاران طریقت گلفروش صاحب کی بہت قدر کرتے تھے۔ جملہ قارئین رسالہ گلفروش مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ادارہ گلفروش کے اہل خانہ کے ساتھ غم میں برابر شریک ہے۔

جنازہ میں شرکت

پاکستان ہائیڈرو الیکٹرک سنٹرل لیبر یونین کے قائمقام جنرل سیکرٹری آغا عبدالسلام ابدالی نے مرحوم ریاض احمد کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔

میں اپنے اس رسالہ کے واسطے سے تمام احباب کا جنہوں نے ہمارے غم میں شرکت کی اور ہماری تعزیت کی خلوص قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جملہ قارئین سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کریں۔

غم نصیب: غلام رسول گوھر

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکومت میں ایک گھڑی کا عدل ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو کوئی چیز ہبہ کر کے پھر اس کو واپس لیا وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے قے کی اور اس کو چاٹ لیا۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

معلوماتی صفحہ

تحریر : مدیر مسئول : غلام رسول گوہر

حل مسائل یا گلہائے رنگا رنگ

تخت سلیمان ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزات سے ایک معجزہ ان کا تخت ہے ۔ جس کو ہوا صبح و شام اٹھا کر ایک مہینہ کی راہ پر لے جاتی تھی ۔ وہ تخت جنوں نے سونے اور چاندی سے تین میل لمبا اور تین میل چوڑا تیار کیا تھا ۔ سلیمان علیہ السلام اس کے درمیان میں اپنی کرسی رکھتے تھے ۔ اور آپ کے ارد گرد سونے اور چاندی کی کرسیاں ہوتیں ۔ سونے کی کرسیوں پر انبیاء بیٹھتے اور چاندی کی کرسیوں پر علماء ۔ پھر ان کے گرد عام انسان ہوتے اور ان کے بعد جنات اور پھر وحشی جانور اور پھر پرندے ۔ ہوا میں صف باندھ کر کھڑے ہوتے اور سب تخت نشینوں پر سایہ کرتے ۔ تخت پر حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے شیشہ سے تیار کئے ہوئے ایک ہزار مکان تھے ۔ ان مکانوں میں ان کی تین سو منکوحہ بیبیاں اور سات سو لونڈیاں رہتی تھیں ۔ پھر تیز ہوا کو حکم دیتے وہ اس کو اٹھاتی ۔ پھر نرم ہوا کو حکم دیتے وہ اس کو لے کر چلتی ۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وادی النمل (کیڑوں کی وادی) کے ایک چیونٹے نے چیونٹیوں کو حکم دیا کہ سلیمان کا لشکر آرہا ہے ۔ تم اپنے بلوں میں گھس جاؤ ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بے خبری میں تمہیں اپنے پاؤں میں روند ڈالیں ۔ حضرت سلیمان نے چیونٹے کی یہ بات تین میلوں سے سنی اور ہنس پڑے ۔ جب وادی النمل کے قریب پہنچے تو آپ نے لشکر کو روک لیا ۔ یہاں تک کہ ساری چیونٹیاں اپنے بلوں میں چلی گئیں ۔

نکات علمیہ : چیونٹے کا نام طانیہ یا جرمی یا منذرہ ہے ۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ میں داخل ہوا تو لوگ مجھ پر جمع ہو گئے ۔ میں نے ان کو کہا کہ تمہارا جو دل چاہے مجھ سے پوچھو ۔ میں جواب دوں گا

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا۔ کہ سلیمان علیہ السلام کا نملۃ مذکر تھا یا مونث حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں خاموش ہو گیا۔ پھر ابو حنیفہ نے خود ہی بتایا کہ وہ مونث تھا دلیل اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قالت نملۃٌ فرمایا ہے۔ فعل کی تانیث فاعل کی تانیث پر دلالت کرتی ہے۔ اگر وہ مذکور ہوتا تو قال نملۃ فرمایا ہوتا:

پیرانِ عظام کا مقام: روح البیان جلد دوم صـ۱۷۲: بیشک پیر اپنے مرید کے لئے بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔ اپنی اولاد کے لئے۔ اس لئے کہ پیر اپنی قوم میں مانند نبی کے ہے اپنی امت میں۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

انا لکم کالوالد لولدہ؛

میں تمہارے لئے مانند باپ کے ہوں اپنے بیٹے کے لئے:

دُلدُل: حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چھ خچر تھے۔ ان میں سے ایک خچر کا نام شہبا ہے۔ جس کو دلدل بھی کہتے ہیں۔ یہ خچر آپ کو شاہ مقوقس نے ہدیے میں بھیجا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اس پر حضرت علی اور حضرت عثمان اور حضرت حسن اور حضرت حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے بھی سواری کی ہے۔ ایک خچر مادہ تھا۔ اس کو کسریٰ شاہِ ایران نے ہدیۃً آپ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ اور ایک ایلیہ تھا۔ جس کو دومۃ الجندل نے اور ایک اور تھا جس کو نجاشی شاہِ حبشہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس صرف دو گدھے تھے۔ ایک کا نام یعفور اور دوسرے کا نام عفیر تھا۔ یعفور آپ کو خیبر میں ملا اور اس نے آپ کی خدمت میں انسانی زبان میں عرض کیا۔ کہ میرے ساٹھ باپ گذرے ہیں۔ ان پر سوائے نبیوں کے کوئی سوار نہیں ہوا۔ آپ آخری نبی ہیں۔ میرے اوپر بھی آپؐ کے سوا کوئی سوار نہیں ہوگا۔ نہ آپؐ کے بعد کوئی نبی ہے۔ اور نہ میرے بعد میری نسل سے کوئی گدھا ہے۔ جب حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا۔ تو آپ کے فراق کے غم میں اس نے کنوئیں میں گر کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیا تھا:

بدعت کی تعریف: روح البیان میں لکھا ہے: پھر بدعت ہم صوفیوں کے گروہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اصحاب کبار کی سنت اور مشائخ کرام کی سنت کے خلاف عمل کرنا ہے۔ اور ہر فعل

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اور ترک میں عقل جزئی اور طبیعت کے تقاضے کے مطابق کرنا بھی بدعت میں شامل ہے۔ پس سالک پر لازم ہے کہ وہ مطلقاً سنتوں سے خالی نہ ہو اور نہ وہ اغیار کے آثار سے باہر ہو اور اغیار کے طعن کی طرف التفات نہ کرے اس لئے کہ حق زیادہ لائق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے ؎

دین ما عشقست اے زاہد مگو بیہودہ بند
ما بترک دین خود گفتن نخواہیم از گزاف

بے شک بدعت کا ضرر اور نقصان معصیت کے ضرر سے زیادہ ہے۔ اس لئے کہ صاحب معصیت اس کے قبح کو جانتا ہے اور امید ہے کہ وہ کسی وقت معافی مانگے اور اس سے باز آجائے۔ بخلاف صاحب بدعت کے وہ اس کے قبح کو نہیں جانتا۔ اور اس کے اس سے توبہ کرنے کی امید نہیں ہے۔

چمچہ کے ساتھ کھانا کھانا منع ہے:

تفسیر مدارک میں ہے کہ ہارون الرشید نے کھانا حاضر کیا اور چمچے لانے کا حکم بھی دیا۔ اس وقت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ وہاں موجود تھے۔ انہوں نے بادشاہ کو فرمایا:

تیرے دادے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ولقد کرمنا بنی آدم کی تفسیر میں آیا ہے۔ جعلنا لھم اصابع یاکلون بھا فاحضرت اعلاعق فردّھا واکل باصابعہ

یعنی ہم نے ان کی انگلیاں بنائیں کہ وہ ان کے ساتھ کھائیں۔ یہ سُن کر ہارون الرشید نے چمچے واپس کر دیئے اور انگلیوں کے ساتھ کھانا کھایا ::

بقیہ فضائل رمضان از صفحہ ۱۹

ہزار مہینہ کفار کے ساتھ جہاد کیا۔ اور آخر وہ شہید ہوگیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اس لئے کہ میری امت کی عمر قلیل ہے وہ اتنا بڑا ثواب کیسے پائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین کے لئے سورہ انا انزلنٰہ نازل فرمائی کہ آپ کا امتی اس ایک رات کو بیدار رہ کر نیکی کرے گا تو وہ ایک ہزار مہینہ کی راتوں کی نیکیوں سے زیادہ ثواب پائے گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے حبیب مکرم کا صدقہ ہمیں نیکیوں کی توفیق دے اور ہماری کوتاہیوں سے درگذر فرمائے۔ آمین ثم آمین

---

* ★ *

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

راجا رشید محمود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سرخیلِ اہلِ علم و ادب ہیں شہِ عرب
حق کی طرف سے آپکا "اُمّی" ہے گو لقب

پائیں گے ہم وقارِ خدا کی جناب میں
ہوگا ہمارے دل میں پیمبرؐ کا عشق جب

سرمایۂ بہارِ تمنا حضورؐ ہیں
دل ہے تو مطمئن ہے، نظر ہے تو بے تعب

دل میں ہے سیرِ وادیٔ بطحا کی آرزو
آنکھوں کو دیدِ گنبدِ خضرا کی ہے طلب

دارالشفائے رحمتِ عالم نظر میں ہے !!!
دنیا کے ہر مرض کا فقط ہے یہی مطب

اک ذرّہ اور چاہ کرے مہر و ماہ کی،
دیدِ حضورؐ کی بھی تمنا ہے کیا عجب

میں ایک برگِ خشک ہوں، طیبہ کی راہ میں
مجھ کو اڑا کے لے ہی چلی صرصرِ طلب

طیبہ سے کم تعلقِ خاطر انہی کو ہے !!
شیطان ہر قدم پہ دکھاتا ہے جنکو چھب

منزل خدا رسی ہے محبت کے دین کی،
تکریمِ مصطفیٰ ہے فقط جادۂ ادب

سمجھو کہ تم کو اذنِ حضوری عطا ہوا !!!
محمود بزمِ نعتِ محمدؐ میں آؤ جب

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مدیر مسئول

فضائلِ رمضان

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان

(الآیۃ)

رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن جو لوگوں کے لئے مجسم ہدایت ہے اور لوگوں کے لئے ہدایت کی واضح اور روشن دلائل کا جامع ہے اور حق و باطل کے مابین فرق کرنے والا ہے اوتارا گیا ::

قرآن کے نزول کے لئے اس مہینہ کا انتخاب و تعین ہی اس کی فضیلت کے لئے کافی ہے۔ مگر اس کے علاوہ بھی حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کے بہت سے فضائل روایت کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ہم بعض کا یہاں بیان کریں گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کے آخر میں ہم کو خطبہ دیا۔ آپؐ نے فرمایا:- اے لوگو! بیشک تمہارے پاس وہ مہینہ آرہا ہے جو بڑی عزت و عظمت والا اور بڑی برکت والا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں کی رات سے افضل اور برتر ہے۔ اس مہینہ کے دنوں کے روزے اللہ نے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں میں قیام تمہارے لئے اجرِ عظیم کا موجب بنایا۔ جو کوئی شخص خوشی سے اس مہینہ میں فرض سے زائد کوئی نیکی کرے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے اس ماہ کے سوا کسی اور مہینہ میں فرض ادا کیا۔ (یعنی اس مہینہ کی نفل عبادت یا نیکی دوسرے مہینوں کے فرضوں کے برابر ہے) اور جس نے اس مہینہ میں کوئی وہ کام کیا جو فرض ہے وہ ثواب میں اس شخص کے برابر ہے جس نے اور مہینوں میں ستر فرض ادا کئے۔ لوگو! یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور وہ باہم آپس میں ہمدردی اور نیک سلوک کرنے کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں ایماندار کا رزق زیادہ کردیا جاتا ہے۔ جو کوئی اس میں روزے دار کا روزہ افطار کرائے اس کے لئے ایک غلام کی گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے اور اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر کوئی روزہ افطار کرانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپؐ نے فرمایا: روزہ افطار کرانے کا ثواب وہ شخص بھی پا لیتا ہے جس نے دودھ کے ایک گھونٹ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کے ساتھ یا ایک کھجور کے ساتھ یا پانی کی اتنی مقدار کے ساتھ جس کو ایک سانس میں آدمی پی لیتا ہے روزہ افطار کرایا اور جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا یا پلایا اس کی گناہوں کی بخشش ہو جائے گی۔ اور قیامت کے دن اس کا رب اس کو میرے حوض سے پانی پلائے گا۔ پھر اس کے بعد اس کو جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے اور اس کو روزے دار کے ثواب کے برابر ثواب عطا ہوگا۔ بغیر اس کے کہ روزے دار کے ثواب سے کچھ کم کیا جائے۔ اس مہینہ کا اول رحمت ہے اور درمیان مغفرت اور آخر نار سے آزادی ہے۔

حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے مہینہ میں میری امت کو پانچ شانیں عطا فرمائی ہیں۔ پہلی شان یہ ہے کہ روزے دار کی منہ کی بُو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔ دوسری شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے مغفرت کا سوال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ افطار کرے۔ تیسری شان یہ ہے کہ اس ماہ میں سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ وہ جو برائیاں بنی آدم سے دوسرے مہینوں میں کرواتے ہیں اس مہینہ میں نہیں کروا سکتے۔ چوتھی شان یہ ہے کہ ان کے لئے ہر روز جنت کو زینت دیتا ہے اور فرماتا ہے قریب ہے کہ میرے نیک بندوں سے مشقت اور تکلیفوں کا بوجھ اتارا جائے اور وہ تیری طرف پھریں۔ پانچویں شان یہ ہے کہ رمضان کی آخری رات میں ان کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ وہ لیلۃ القدر کی رات ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن کام کرنے والا جب اپنے کام سے فارغ ہوتا ہے تو اس کو اسکا اجر پورا دیا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ لیلۃ القدر کے ہوا رمضان کی آخری رات ہے۔ خواہ وہ انتیسویں ہو یا تیسویں ::

رمضان کی ہر رات کو اللہ تین بار کہتا ہے کوئی سائل ہے کہ میں اس کو اس کا سوال عطا کروں: کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں اس کی توبہ قبول کروں۔ کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اس کی بخشش کروں۔

واقعہ: ایک جمعہ کا ذکر کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے منبر پر چڑھے جب آپ نے پہلے زینہ پر قدم رکھا تو آپ نے فرمایا: آمین۔ پھر جب آپ نے دوسرے پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین۔ پھر جب آپ نے تیسرے پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین۔ عرض کیا گیا آپ نے تین بار تینوں زینوں پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین۔ اس کی کیا حکمت کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ جبرئیل میرے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

پاس ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کا حق ادا نہ کیا خدا کرے وہ نار میں جائے میں نے کہا آمین پھر جب میں نے دوسرے زینہ پہ قدم رکھا تو اس نے کہا جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں پایا اور ان کی خدمت نہ کی وہ سیدھا جہنم میں جائے میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں نے تیسرے زینہ پہ قدم رکھا تو جبریل نے کہا کہ جس نے آپؐ کا نام مبارک سُنا اور اس نے آپ پہ درود شریف نہیں پڑھا وہ بھی جہنم میں جائے۔ میں نے کہا آمین۔

حدیث میں آیا ہے حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ رمضان کے مہینہ میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کے گلے میں طوق ڈالا جاتا ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن قرآن اور رمضان دونوں بندے کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا۔ اے میرے رب میں نے تیرے اس بندے کو دن کو کھانے اور تمام نفسانی خواہشات سے روکے رکھا۔ پس تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر۔ قرآن کہے گا اے میرے رب میں نے تیرے اس بندے کو رات کو سونے سے روکے رکھا پس تو اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرمایا۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی شفاعت کو قبول کرے گا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ روزہ دار بھی بخشا جائے گا اور قرآن کی تلاوت کرنیوالا بھی

حدیث میں آیا کہ روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ بیہودہ گوئی نہ کرے اور نہ چلّا کر کلام کرے۔ اور اگر کوئی گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دے۔ صرف اتنا کہکر خاموش ہو جائے کہ میں روزے سے ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ روزہ دار کی شان اس سے اونچی ہے کہ وہ بیہودہ بکے یا گالی گلوچ کرے۔ یا کسی سے لڑائی جھگڑا کرے۔

حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بنی آدم کی نیکی دس گنا سے لے کر سات سو تک بڑھائی جاتی ہے مگر روزہ اس حساب اور دستور سے خارج ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: روزہ صرف میرے لئے ہے (یعنی اس میں کسی طرف سے ریا نہیں آسکتا)۔ اس کی جزا میں خود دونگا۔ وہ اپنی خواہش کو ترک کرتا ہے۔ تو میرے لئے اور کھانا چھوڑتا ہے تو میرے لئے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس کو اس وقت ہے۔ جب وہ روزہ افطار کرتا ہے (یہ خوشی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اس کو اپنے فرض کی ادائیگی کی ہوتی ہے کھانے پینے کی نہیں ، دوسری اس کو اس وقت ہوگی جب وہ قیامت کے دن اپنے رب کی ملاقات کرے گا۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازہ جس کا نام ریان ہے۔ بالخصوص روزہ داروں کے لئے ہے حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے ایمان اور احتساب (یعنی ثواب کی نیت) سے رمضان کی راتوں میں قیام کیا۔ (یعنی نماز تراویح پڑھی اور قرآن سنا) اس کے تمام پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ایسے ہی اس کے بھی سب پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جس نے ایمان اور احتساب کی صفت کیساتھ لیلۃ القدر کی رات کو قیام کیا۔

لیلۃ القدر کی فضیلت :

انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر وما ادرک ما لیلۃ القدر۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر : بیشک ہم نے اس کو یعنی قرآن کو لیلۃ القدر میں اتارا۔ اور آپ کیا جانیں کہ لیلۃ القدر کیا ہے۔ لیلۃ القدر ہزار مہینوں کی راتوں سے بہتر ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں ڈھونڈو۔ یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ میں لیلۃ القدر کے ہونیکا احتمال ہے

مفسرین کے لیلۃ القدر میں مختلف اقوال ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ رات اخیر عشرہ کی مذکورہ راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جس کو یہ رات پانے کا شوق ہو وہ اخیر عشرہ میں اعتکاف کرے اور رات عبادت اور ذکر و فکر اور تلاوت قرآن اور صلوٰۃ و سلام اور اوراد و وظائف کے ساتھ بیدار رہے وہ اس محنت کا صدقہ لیلۃ القدر پانے کی سعادت حاصل کرے گا۔ ہمارے امام صاحب اور دیگر ائمہ نے رمضان کی ستائیسویں شب پر اتفاق کیا ہے امام صاحب نے یہ دلیل دی ہے کہ سورۃ انا انزلنٰہ میں لفظ لیلۃ القدر کے نو حروف ہیں۔ اور یہ لفظ سورۃ میں تین مرتبہ آیا ہے۔ نو کو تین سے ضرب دیں تو حاصل ضرب ۲۷ ہوتا ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اس سورۃ کے اخیر میں لفظ ھی حتی مطلع الفجر آیا ہے۔ اور لفظ ھی جو واحد مونث غائب کی ضمیر ہے اور جسکا مرجع لیلۃ القدر ہے۔ وہ اس سورت کا ستائیسویں کلمہ ہے۔

شان نزول

اس سورۃ کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بنی اسرائیل کے زمانے کے ایک صالح بادشاہ کا ذکر کیا کہ اس نے (باقی صفحہ ۲۱ پر)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

وفاتِ حسرت آیات پیر مخدوم مفتی مولانا نجم الدین صاحب نقشبندی قادری!

مؤرخہ ۲۶ ذوالقعدہ ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۹ء شب جمعہ حضرت مخدوم مولانا پیر نجم الدین صاحب قادری نقشبندی بعارضۂ بخار اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی۔ حضرت ممدوح کا وصال گڑھی یاسین میں ذکر اللہ فرماتے ہوئے ہوا۔ اور حضرت کی وصیت کے مطابق آپ کے استاذ و مرشد صاحب التکبیر حضرت مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہٗ کے مزار کے قریب دفن کیا گیا۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ آمین: حضرت کے دو صاحبزادے ہیں: ۱۔ حضرت مفتی پیر مولانا قاسم صاحب و ۲۔ حضرت محمد عاصم صاحب۔ ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ ان کو حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ملے۔ اور وہ علوم ظاہری و باطنی سے بہرہ مند ہوں۔ آمین یا مجیب السائلین

عاجز فقیر محمد صحبت قادری چشتی، جیکب آبادی

ابیاتِ تاریخ وفات حضرت مخدوم مولانا نجم الدین صاحب۔ تالیف فاضل امجد حافظ خیر محمد صاحب اوحدی لشکاریوری

چوں ندائے اِرْجِعِیْ در گوش نجم الدین رسید
رخت بربست از جہان بے مدار و بے بقا

خندہ رو رفت و مسرت در دل او موجزن
در اعزا و احباء گریہ و ماتم بپا

شیوۂ او ذکر و فکر و شغل او علم و عمل
مدعائے او نجات و قربت و وصل خدا

قلب او معمور تر از عظمت رب جلیل!
جان زار او فدائے ذات پاک مصطفےٰ

سیرت و کردار او بے داغ بود و بیمثال
عمر خود کردہ بسر در خدمت دین ہدیٰ!!

مستفیض از جلوۂ پروردگار خویش شد
شوق بُردش چوں بزیر سایۂ عرش علا!

با سر زہد ست سال الوداعش اوحدی
وصل رب شاداں نمودہ روح نجم الدین را!

لے پاک ہادی سخی و مخدوم است !!! ۱۳۹۲

لے ۱۳۹۹ھ وصل آں پیر دین شہ حق بین !!! ۱۳۹۲ + ۷ = ۱۳۹۹ھ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

حافظ محمد رمضان اعوان

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی

حضرت شاہ ولی اللہ ۱۱۴ھ (۱۷۰۲ء) میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام قطب الدین تھا۔ مگر آپ شاہ ولی اللہ کے نام سے مشہور ہوئے یہ نام آپ کے والد شاہ عبدالرحیم نے بعد میں رکھا تھا۔ آپ خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اولاد میں سے تھے اور آپ کے بزرگ عرب سے ہندوستان آئے تھے۔ آپ کے دادا شاہ وجیہ الدین شہنشاہ اورنگ زیب کی فوج میں افسر تھے اور ان کی شجاعت اور مردانگی کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ اس کے برعکس آپ کے والد کا مذہب کی طرف رجحان تھا۔ وہ ایک بہت بڑے عالم اور صوفی بزرگ تھے۔ کچھ عرصہ شہنشاہ کے دربار میں رہے اور فتاویٰ عالمگیری کی تیاری میں علماء کی مدد کی۔ لیکن جب درباری فضا راس نہ آئی تو ملازمت چھوڑ دی اور عبادت میں مشغول ہو گئے۔ شاہ عبدالرحیم نے دہلی میں ایک دینی مدرسہ رحیمیہ قائم کیا تھا جہاں وہ خود بھی پڑھاتے تھے۔ شاہ ولی اللہ نے ابتدائی تعلیم اسی مدرسے میں اپنے والد سے حاصل کی۔ پھر قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم مکمل کی۔ چودہ برس کی عمر میں آپ کی شادی کر دی گئی۔ اس وقت تک آپ نے اپنی تعلیم مکمل کر لی تھی۔ اور مدرسہ رحیمیہ میں پڑھانے لگے تھے۔

سترہ سال کی عمر میں شاہ عبدالرحیم نے انہیں اپنا مرید بنایا اور پندرھویں برس میں آپ کے سر پہ دستارِ فضیلت باندھ دی گئی۔ آپ کے دل میں فریضۂ حج ادا کرنے اور مزید تعلیم حاصل کرنے کی بہت خواہش تھی۔ اس غرض سے آپ بحری جہاز سے مکہ معظمہ گئے۔ دو سال تک آپ نے دو مرتبہ حج کیا اور کئی عالموں سے فیض حاصل کیا۔ اسی دوران میں مشہور عالم شیخ ابو طاہر بن ابراہیم سے ملاقات ہوئی۔ وہ دینی علوم کا ایک سمندر تھے۔ آپ نے ان سے بھی فیض حاصل کیا۔ مکہ معظمہ میں قیام کے دوران میں ایک رات آپ کو حضورؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ رسولؐ خدا نے آپکو بشارت دی کہ تمہاری ذات سے ہندوستان کے مسلمانوں کو فائدہ پہنچے گا۔ اس زمانے میں ہندوستان میں افراتفری کا عالم تھا۔ مسلمانوں کی سلطنت عالمگیر کی بعد زوال کا شکار ہو گئی تھی۔ مسلمان آپس میں لڑ رہے تھے۔ لڑائی جھگڑے سے امن و امان ختم ہو چکا تھا۔ مسافروں کے لئے سفر کرنا خطرے سے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

خالی نہ تھا۔ مال تجارت دن دہاڑے لوٹا جاتا تھا۔ لوگوں کی عزت و آبرو ہر وقت خطرے میں رہتی تھی۔ مسلمان سیاسی زوال کے ساتھ ساتھ مذہب سے بھی بیگانہ ہو رہے تھے۔ جھوٹے صوفی اپنے تعویذ گنڈوں اور جادو ٹونوں سے شرک پھیلا رہے تھے۔ ان حالات کی وجہ سے آپ کے عزیزوں اور رشتہ داروں نے آپ کو ہندوستان آنے سے منع کر دیا تھا۔ لیکن جب آپ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بشارت ملی تو آپ ۹ جولائی ۱۷۳۳ کو ہندوستان واپس پہنچ گئے۔ دہلی آکر آپ اپنے والد کے مدرسہ رحیمیہ میں حدیث کا درس دینے لگے۔ آپ کے پڑھانے کا انداز اتنا دل نشیں تھا کہ تھوڑے ہی عرصے میں تمام ملک میں آپ کی دھوم مچ گئی اور دور دراز سے لوگ آکر آپ کے درس میں شامل ہونے لگے۔ کچھ دنوں بعد آپ نے قلمی جہاد کا سلسلہ شروع کیا اور عام فہم زبان میں کتابیں لکھنے لگے۔ آپ بھاری ڈیل ڈول کے تھے مگر جب لکھنے بیٹھتے تو گھنٹوں لکھتے چلے جاتے۔ کئی کئی گھنٹے نہ زانو بدلتے نہ جسم کو کھجاتے۔ آپکے لکھنے کا انداز بھی نرالا تھا۔ آپ نے طرز تحریر میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کی پیروی کی۔ آپ کی عربی زبان کی جتنی کتابیں تھیں ان کا یہی اسلوب تھا۔

نادر شاہ کے حملے کے بعد مسلمانوں کی حالت اور ابتر ہو گئی تھی۔ اس شخص نے دہلی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی اور شریفوں کا جینا محال کر دیا تھا۔ اکثر شریف مسلمان خودکشی پر آمادہ رہتے تھے۔ مگر آپ انہیں اس فعل سے روکتے اور شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کی مصیبتیں یاد دلاتے تھے۔ اس زمانے میں ہندوستان میں فارسی زبان رائج تھی۔ اس لئے آپ نے ۱۱۵۱ھ میں قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ مکمل کیا۔ تاکہ مسلمانوں کو قرآنی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔ مدرسہ رحیمیہ میں جگہ کی قلت تھی۔ اس لئے بادشاہ نے شاہ صاحبؒ کی خدمات کو دیکھتے ہوئے مدرسے کے لئے شہر کے اندر ایک حویلی دے دی جو میلوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس مدرسے میں انہوں نے طالب علموں کے قیام و طعام کا انتظام کیا۔ اور اس کے قریب مسجد بھی تعمیر کرائی۔ آپ کو دین کی اصلاح کے سلسلہ میں بے انتہا مشکلوں کا سامنا کرنا پڑا اور لاتعداد امتحانوں سے گذرنا پڑا۔ لیکن آپ نے ہمت نہ ہاری۔ بعض دفعہ تو آپ کو جان کا خطرہ بھی لاحق ہوا مگر آپ نے اس کی پروا نہ کی۔ پوری ہمت، استقلال اور جوانمردی سے اپنا کام انجام دیتے رہے۔ وعظ نصیحت اور تعلیم و تصنیف کے ذریعے آپ نے مسلمانوں کے چاروں فرقوں کے اختلافات ختم کر دیئے تھے اور فضول بحثوں اور جھگڑوں

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

سے انہیں بچالیا تھا۔ یہ آپ ہی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ مسلمان بے عمل عالموں اور پیروں فقیروں کے چنگل سے آزاد ہو گئے۔ اور اسلام کی صحیح روح کو سمجھنے لگے۔ آپ نے اپنا کوئی گروہ نہیں بنایا نہ کسی نئے فرقے کی بنیاد ڈالی۔ آپ مسلمانوں کو صرف یہ تلقین کرتے تھے کہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر عمل کرو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کا عشق دلوں میں پیدا کرو۔ یہ آپ کے قلمی جہاد کا کرشمہ تھا کہ مسلمانوں میں ایک جماعت پیدا ہو گئی جو ہر قیمت پر دین کی حفاظت کرتی رہی جو چراغ آپ نے جلایا تھا اس کی روشنی سے آج پاک و ہند کی فضا منور ہے۔ آپ نے عربی اور فارسی زبان میں ۲۶ کے قریب بڑی کتابیں اور ۵۱ کے قریب چھوٹی کتابیں لکھی تھیں۔

آپ کا سب سے بڑا کارنامہ قرآن و حدیث کے ہے۔ آپ نے قرآن پاک کا ترجمہ فارسی زبان میں کر کے عوام پر قرآن کو سمجھنے کے راستے کھول دیئے۔ پرانے خیال کے مولویوں کی رائے میں قرآن کا فارسی میں ترجمہ کرنا اللہ تعالیٰ کے کلام کی توہین تھی۔ انہوں نے عوام کو آپ کیخلاف بھڑکانے کی کوشش کی۔ مگر آپ نے اس کو اہمیت نہیں دی اور اپنا قلمی جہاد جاری رکھا۔

شاہ صاحب ۶۰ برس کی عمر کو پہنچے تو آپ کی صحت گرنے لگی۔ اس پر بھی آپ نے محنت اور توجہ سے اپنا کام جاری رکھا۔ آخر اکسٹھ سال کی عمر میں ۲۹ محرم الحرام ۱۱۷۶ ہجری کو اپنے خالق سے جا ملے۔ ان للہ وانا الیہ راجعون:

آپ کا عرس شریف ۲۵ محرم الحرام کو دہلی میں بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔

اخبار آستانہ

سنا ہے کہ محترمہ صاحبزادی صاحبہ طاہرہ بی بی کے ہاتھ کو چوٹ آئی ہے جس کیوجہ سے وہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ قارئین صاحبزادی صاحبہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت و شفا کرے۔

اعلیٰ حضرت جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب و حضرت معین الملت و دیگر تمام حضرات اور بزرگ علی پور شریف رونق افروز ہیں۔

جامع مسجد نور علی پور شریف میں حضرت مولانا پیر سید افضل حسین شاہ صاحب قرآن شریف سنائیں گے۔

ارشادِ نبویؐ

جب نیکی کر کے تجھے خوشی ہو اور برائی کر کے تجھے پچھتاوا ہو تو تو مومن ہے۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ادب شریف

بلا لو مدینے، مدینے کے والی ہمارا یہاں اب گذارا نہیں ہے
تمہاری ہی رحمت پہ بس اب نظر ہے بجز اس کے کوئی سہارا نہیں ہے

میں ہجر نبیؐ میں ہوں بیتاب و مضطر نہاں ہے نظر سے مدینے کا ساحل
سکوں آئے تو آئے کس طرح مجھ کو کہ اس بحر غم کا کنارا نہیں ہے

نہیں ہم کو ایسی طلب زندگی کی جو عشق نبیؐ کی کسک سے ہو عاری
جو یاد نبیؐ میں نہ جائے لب پہ آئے تو جاں دینا ہمکو گوارا نہیں ہے

محبت کی باتیں اگر پوچھنی ہیں تو پوچھو یہ جا کر کسی اہل دل سے
محمدؐ کے دامن میں جو آگیا ہے اسے موت نے بھی تو مارا نہیں ہے

کہیں خواجہ ہند الولی جلوہ فرما کہیں فیض داتا ہے جاری و ساری
یہ محبوب رب علا کا ہے صدقہ ارم سے یہ کچھ کم نظارہ نہیں ہے

انہیں کی عبادت قبول خدا ہے دلوں میں ہے جن کے نبیؐ کی محبت
حقیقت میں ہے شرط ایمان بھی یہ سوا اس کے کوئی بھی چارہ نہیں ہے

نبیؐ کی شفاعت کا جویا اگر ہے تو نعت نبیؐ خوب عازم لکھا کر !!!
کہ صدقہ میں ان کے ہی سب کچھ ملے گا جو ان کا نہیں ہے ہمارا نہیں ہے

از عازم القادری (قطر)

از حاجی اصغر علی گوہر

شیخ شبلی اور چیونٹی !!

حضرت شیخ شبلی نے شہر سے کچھ گندم خریدی۔ گندم کی بوری اٹھا کر گاؤں لے گئے۔ وہاں جا کر بوری کھولی تو ایک چیونٹی جو بڑی بے چینی سے ادھر ادھر بھاگ رہی تھی۔ چیونٹی کی پریشانی دیکھ کر شیخ بہت آزردہ ہوئے اور رات بھر نہ سو سکے۔ صبح ہوتے ہی اسے پکڑا اور وہاں چھوڑ کر آئے جہاں سے گندم لائے تھے۔

شبلی فرماتے تھے کہ یہ انسانیت سے بعید ہے کہ اس غریب چیونٹی کو گھر سے بے گھر کروں۔ فردوسی

(باقی صفحہ ۲۹ پر)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

انتقالات

آہ ریاض احمد!

جدا کسی سے کسی کا حبیب نہ ہو!!
یہ داغ وہ ہے جو دشمن کو بھی نصیب نہ ہو

آج سے پانچ ماہ پیشتر پوتا رخصت ہوا تھا۔ ابھی اس کے غم میں دو چار تھا کہ ایک اور صدمہ جانکاہ آپڑا۔ میرا لخت جگر نورِ چشم راحت جانِ مادر و پدر، برادران کا دست و بازو میاں ریاض احمد جو لاہور واپڈا میں لائین مین کے عہدہ پر ملازم تھا فوت ہو گیا ہے

ریاض احمد ڈیوٹی کا شدت سے پابند تھا۔ ہر روز صبح ناشتہ کر کے لاہور جاتا اور پچھلے پہر قریباً ۳۔۴ بجے واپس گھر آتا۔ اس کی غم نصیب والدہ صبح سویرے ہی نماز سے فارغ ہو کر جلدی سے اس کے لئے ناشتہ تیار کرتی اور پھر جب تین بجے کو ہوتے تو اس کی آنکھیں دروازے پر لگی ہوتیں کہ میرا ریاض آتا ہوگا۔ جب وہ آتا تو خوشی سے اس کی آنکھیں روشن ہو جاتیں۔ کبھی کبھی اپنی ہمشیرہ کے گھر رہ پڑتا یا اپنے ایک مخلص دوست منیر کے پاس ٹھہر جاتا اور نہ آتا تو ہم سب بیقرار ہو جاتے کہ خدا جانے کیوں نہیں آیا۔ آخر وہ ۱۷ جون کو لاہور گیا اور شام کو معمول کے مطابق نہ آیا۔ ہم نے کہا کہ کل ۱۸ جون بدھ کو ضرور آئے گا۔ لیکن آہ کیا بتاؤں تقدیر کی گرفت سے کوئی بھاگ نہیں سکتا۔ وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا۔ بدھ کے روز ۱۸ جون کو جس وقت وہ آیا کرتا تھا گھر میں یہ وحشت اثر خبر پہنچی کہ ریاض احمد کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ وہ ہسپتال میں ہے۔ جلدی پہنچو ماں نے یہ خبر سنی تو بیہوش ہو کر گر پڑی اور میں اور میرا بڑا بیٹا ضیاء احمد فوراً جنرل ہسپتال پہنچے اس کا وارڈ اور کمرہ معلوم کیا۔ وہ ایمرجنسی کمرے میں بیہوش پڑا تھا۔ اس کو ہوش میں لانے کے لئے تدبیریں کی جا رہی تھیں اس کے کمرہ میں جانے کی اجازت نہیں تھی۔ باہر برآمدے میں ہم نے ڈیرہ لگایا۔ اور اس کی صحت اور سلامتی کی دعائیں کرتے رہے۔ میرا بھانجہ محمد بشیر اور محمد صدیق اور میری بیٹی خالدہ اور دیگر اقارب بھی اطلاع ملنے پر فوراً وہاں پہنچے۔

میرا بیٹا ٹرانسفارمر ٹھیک کرتے ہوئے بجلی کا جھٹکا لگنے سے زمین پر گرا جس سے دماغ اور کنپٹی پر چوٹیں آئیں۔ بہت خون بہا اور کچھ اندر بھی جاتا رہا۔ اس وجہ سے گرنے کے بعد وہ بیہوش ہو گیا۔ مگر ڈاکٹروں کی انتہائی کوششوں کے باوجود

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

بھی جانبر نہ ہوا۔ آخر صبح قریباً پانچ بجے داعیٔ اجل کو لبیک کہی اور ہم سب کو داغ مفارقت دے گیا۔ حادثہ مذکور کے بعد جناب ایکسین صاحب چوہدری محمد لطیف صاحب اور ایس ڈی او چوہدری محمد منور صاحب اور لائن سپرنٹنڈنٹ میاں مجید صاحب اور عملہ کے بیسیوں حضرات نے دلی اور انسانی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ ایکسین صاحب اور ایس ڈی او اپنے عملہ کے ساتھ، حادثہ کے وقوع پذیر ہونے کے بعد، سارا دن اور ساری رات ہسپتال میں رہے۔ اور اس کے بعد میت کے ساتھ قصور آئے اور عصر کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھکر واپس ہوئے ہم ان معزز اور گرامی قدر حضرات کے خلوص قلب سے شکر گذار ہیں۔ میرے بیٹے ریاض احمد کے جنازہ کے ہمراہ ہزاروں شہریوں نے شرکت کی اور قبر میں دفن کرنے تک انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ قارئین رسالہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ ریاض احمد مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔

غم نصیب:
غلام رسول گوہر و جملہ اہل خانہ

انتقال: حضرت مولانا حافظ نواب دین صاحب نقشبندی جماعتی ایک عرصہ تک صاحب فراش رہنے کے بعد رحلت فرما گئے ہیں۔ حضرت مولانا بڑے عالم تھے اور قرآن پاک کے حافظ بھی تھے فقہ کی جزئیات میں ان کو بڑا عبور حاصل تھا۔ پکے اہل سنت وجماعت اور حنفی مذہب کے پابند تھے۔ حضرت قبلہ عالم امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت تھے۔ اصل میں رہنے والے علی پور شریف کے تھے۔ مگر نارووال کے قریب ایک گاؤں دھیر ومینگرا میں مقیم تھے۔ اور اپنے علم وعمل سے وہاں کے لوگوں کو فیض پہنچا رہے تھے۔ تقویٰ اور ورع میں بلند مقام کے مالک تھے۔ جملہ قارئین سے استدعا ہے کہ مولانا کے لئے دعائے مغفرت کریں ادارہ ان کے لواحقین کے ساتھ غم میں برابر کا شریک ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین:

انتقال: ہمارے سلسلہ کے مشہور نعت خواں حضرت صوفی گلفروش صاحب وزیر آبادی بھی کچھ ایام بیمار رہ کر رحلت فرما گئے ہیں۔ حضرت گلفروش صاحب کا اصل نام محمد حسین تھا اور گلفروشی کا کام کرتے تھے۔ حضرت مولانا ڈاکٹر اللہ دتا صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔ آپ ہی نے ان کو گلفروش کا تخلص عطا فرمایا پھر محمد حسین صاحب اسی نام کے ساتھ اپنے حلقہ احباب میں مشہور ہو گئے۔ آپ شاعر بھی تھے اور نعت خوان بھی تھے۔ آپ نے نعت، اور منقبت اور قصائد میں متعدد کتابیں لکھیں۔ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب کے (باقی صفحہ ۱۱ پر)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

بھی جانبر نہ ہوا۔ آخر صبح قریباً پانچ بجے داعیٔ اجل کو لبیک کہی اور ہم سب کو داغ مفارقت دے گیا۔ حادثہ مذکور کے بعد جناب ایکسین صاحب چوہدری محمد لطیف صاحب اور ایس ڈی او چوہدری محمد منور صاحب اور لائن سپرنٹنڈنٹ میاں مجید صاحب اور عملہ کے بیسیوں حضرات نے دلی اور انسانی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ ایکسین صاحب اور ایس ڈی او اپنے عملہ کے ساتھ، حادثہ کے وقوع پذیر ہونے کے بعد، سارا دن اور ساری رات ہسپتال میں رہے۔ اور اس کے بعد میت کے ساتھ قصور آئے اور عصر کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھکر واپس ہوئے ہم ان معزز اور گرامی قدر حضرات کے خلوص قلب سے شکر گذار ہیں۔ میرے بیٹے ریاض احمد کے جنازہ کے ہمراہ ہزاروں شہریوں نے شرکت کی اور قبر میں دفن کرنے تک انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ قارئین رسالہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ ریاض احمد مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔

غم نصیب:
غلام رسول گوہر و جملہ اہل خانہ

انتقال: حضرت مولانا حافظ نواب دین صاحب نقشبندی جماعتی ایک عرصہ تک صاحب فراش رہنے کے بعد رحلت فرما گئے ہیں۔ حضرت مولانا بڑے عالم تھے اور قرآن پاک کے حافظ بھی تھے فقہ کی جزئیات میں ان کو بڑا عبور حاصل تھا۔ پکے اہل سنت وجماعت اور حنفی مذہب کے پابند تھے۔ حضرت قبلہ عالم امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت تھے۔ اصل میں رہنے والے علی پور شریف کے تھے۔ مگر نارووال کے قریب ایک گاؤں دھیر وینگرا میں مقیم تھے۔ اور اپنے علم وعمل سے وہاں کے لوگوں کو فیض پہنچا رہے تھے۔ تقویٰ اور ورع میں بلند مقام کے مالک تھے۔ جملہ قارئین سے استدعا ہے کہ مولانا کے لئے دعائے مغفرت کریں ادارہ ان کے لواحقین کے ساتھ غم میں برابر کا شریک ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین:

انتقال: ہمارے سلسلہ کے مشہور نعت خواں حضرت صوفی گلفروش صاحب وزیر آبادی بھی کچھ ایام بیمار رہ کر رحلت فرما گئے ہیں۔ حضرت گلفروش صاحب کا اصل نام محمد حسین تھا اور گلفروشی کا کام کرتے تھے۔ حضرت مولانا ڈاکٹر اللہ دتا صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔ آپ ہی نے ان کو گلفروش کا تخلص عطا فرمایا پھر محمد حسین صاحب اسی نام کے ساتھ اپنے حلقہ احباب میں مشہور ہو گئے۔ آپ شاعر بھی تھے اور نعت خوان بھی تھے۔ آپ نے نعت، اور منقبت اور قصائد میں متعدد کتابیں لکھیں۔ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب کے (باقی صفحہ ۱۱ پر)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تحریر: مولانا محمد فیض احمد اویسی

گذشتہ سے پیوستہ

نبوت کا انجام بد

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کا قتل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من لکعب بن الاشرف فانہٗ قد اذی اللہ و رسولہ: کعب بن اشرف کو قتل کرنے کون جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو ستایا ہے۔

حضرت محمد بن مسلمہ کھڑے ہوگئے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اتحب ان اقتلہٗ: کیا آپ کو پسند ہے کہ میں اسے قتل کروں حضور نے فرمایا ہاں۔ اس پر محمد بن مسلمہ نے عرض کی کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس سے ہیرا پھیری کی بات کروں۔ (یعنی ڈھال کی بات کروں)۔ حضور نے فرمایا ہاں اجازت ہے۔ تو محمد بن مسلمہ کعب کے پاس آئے اور اس سے کہنے لگے کہ اس مرد (مراد حضورؐ تھے) نے ہم سے صدقہ مانگا ہے اور ہمیں مشقت میں ڈال دیا ہے۔ اور میں تیرے پاس قرضہ مانگنے آیا ہوں۔ کعب نے کہا۔ اللہ کی قسم تم اس (مراد حضورؐ) سے اور بھی ملال میں پڑو گے۔ محمد نے کہا کہ ہم چونکہ اس کی اتباع کر چکے ہیں لہٰذا ہم یہ نہیں چاہتے کہ اس کو چھوڑ دیں۔ حتیٰ کہ دیکھیں کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ محمد نے کہا میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تو مجھے قرض دے دے۔ کعب نے کہا کہ رہن (گروی) کیا رکھے گا۔ انہوں نے کہا تیرا کیا ارادہ ہے۔ کعب نے کہا تم اپنی عورتیں میرے ہاں گروی رکھو۔ انہوں نے کہا کہ تو سب عرب والوں سے زیادہ حسین ہے۔ کیا تیرے ہاں اپنی عورتیں گروی رکھیں۔ کعب نے ان سے کہا تو اپنی اولاد میرے ہاں گروی رکھدے محمد نے جواب دیا ہمارے بیٹوں کو یہ طعنہ دیا جائیگا کہ فلاں دو وسق (عرب کا ایک پیمانہ) کھجور میں گروی رکھا گیا تھا۔ تو یہ ہم پر عار ہے ہاں ہم تیرے ہاں ہتھیار گروی رکھیں گے۔ کعب نے کہا اچھا ٹھیک ہے۔ پھر اس سے عہد باندھا کہ وہ (اس) کے پاس حارث اور ابو عبس اور عباد بن بشیر کو بھی لے کے آئے گا۔ راوی نے کہا کہ یہ سب رات کو کعب کے پاس پہنچے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اور اس کو بلایا۔ وہ ان کی طرف اترا۔ کعب کی بیوی نے اس سے کہا کہ میں ایسی آواز سنتی ہوں گویا کہ وہ خون بہانے والے کی آواز ہے۔

کعب نے جواب دیا کہ یہ تو محمد اور اس کا دودھ شریک بھائی ابو نائلہ ہے۔ بے شک کریم کو رات کے وقت اگر نیزے کی ضرب کے لئے بھی بلایا جائے تب بھی جواب دے گا۔ محمد نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جب وہ آئے گا میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا۔ پھر میں جب اس پر قابو پا جاؤں تو تم ہوشیاری سے اپنی تلواریں لے کر اس کو مار دینا۔ راوی نے کہا کہ جب وہ اترا اس حال میں کہ بغل سے نیچے کپڑا نکال کر کندھے پر ڈالے ہوئے تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم تیرے سے خوشبو محسوس کرتے ہیں۔ کہنے لگا ہاں مستورات عرب سے زیادہ خوشبو والی میرے نیچے ہے۔ محمد نے کہا کیا مجھے اجازت ہے کہ میں تیرے سر کو سونگھ لوں۔ اس نے کہا ہاں تو محمد نے سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا۔ پھر کہا کہ (دوبارہ) مجھے اجازت ہے۔ کہنے لگا ہاں۔ پھر آپ نے سونگھا اور قابو پا گئے۔ ساتھیوں سے کہا اسے قتل کر دو تو انہوں نے قتل کر دیا۔ پھر حضور کے پاس آکر اس واقعہ کی خبر دی۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۷۶ و صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۱۰)

فوائد: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حضور کو سب کرنا (نعوذ باللہ) صرف حضور کو ایذا پہنچانا نہیں بلکہ اللہ کو بھی ایذا پہنچانا ہے۔ کعب نے حضور کو سب کیا۔ لیکن حضور نے فرمایا۔ فانہ اذی اللہ تعالیٰ اس نے اللہ و رسول کو ایذا دی ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور کا گستاخ مستحق قتل ہے۔ لیکن یہ کام حکومت کر سکتی ہے۔ عوام اس کے مجاز نہیں۔

حضور علیہ السلام کا ایک اور دشمن صحابہ کے نرغے میں:

حضرت براء سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ابو رافع کے ہاں چند انصاری نوجوانوں کو بھیج کر اسے قتل کرایا۔ کیوں؟ اس لئے کہ کان ابو رافع یوذی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ابو رافع حضور کو ایذا دیتا تھا۔

صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۷۶

نابینا عاشق رسول اور لونڈی دشمن نبیؐ:

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک نابینا کی لونڈی۔ ام ولد تھی جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب و شتم کرتی۔ اندھے نے اسے روکا۔ وہ باز نہ آئی۔ اندھے نے اسے جھڑکا وہ نہ رکی۔ ایک رات وہ لونڈی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

حضور کی گستاخی و بے ادبی کرنے لگی تو اندھے نے مِغْوَل (ہلاک کرنے کا ایک ہتھیار، لمبا پیکار۔ گپتی۔ ایک قسم کی تلوار) لایا اور اس عورت کے پیٹ میں رکھا اور خود اس کے اوپر چڑھ گیا اور اس عورت کو قتل کر دیا۔ پس جب صبح ہوئی حضورؐ کی خدمت میں یہ واقعہ ذکر کیا گیا۔ حضورؐ نے لوگوں کو جمع کیا۔ پھر فرمایا میں اس مرد کو قسم دیتا ہوں کہ کھڑا ہو جائے۔ جس نے کیا جو کچھ کیا میرا اس پہ حق ہے (کہ میری اطاعت کرے) تو وہ اندھا کھڑا ہو گیا لوگوں کو پھاندتا ہوا اس حال میں آیا کہ خوف سے کانپتا تھا۔ حتیٰ کہ حضورؐ کے آگے بیٹھ گیا۔ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! اس لونڈی کا میں مالک ہوں، اور میں نے اس کا کام تمام کیا ہے۔ وہ آپ کو گالیاں دیتی تھی۔ میں نے اسے روکا نہ رکی۔ میں نے اسے جھڑکا وہ باز نہ آئی۔ اس سے میرے دو بیٹے ہیں موتیوں کی طرح مادہ وہ میری رفیقہ تھی۔ گذشتہ رات آپ کی گستاخی میں شروع ہوئی میں نے تلوار اٹھائی اور اس کو اس کے پیٹ میں رکھا اور خود اوپر چڑھ گیا۔ حتیٰ کہ میں نے اسے قتل کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا (اے حاضرین مجلس) خبردار تم گواہ ہو جاؤ اس عورت کا خون رائیگاں ہے۔ (یعنی نابینا نے ٹھیک کیا، موذی رسول قتل کرنے ہی کے قابل ہے۔ اس کے خون کا بدلہ نہیں لیا جائیگا۔ اس لعین کا خون ضائع جائے گا) سنن ابی داؤد۔ کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ::
سنن نسائی کتاب المحاربۃ باب الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نبی علیہ السلام کی دشمن یہودیہ کا گلا گھونٹا گیا

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ حضورؐ کی گستاخی و بے ادبی کرتی تھی تو ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا خون باطل کیا کہ وہ رائیگاں گیا۔ بدلہ نہ لیا جائے گا۔ سنن ابی داؤد ج۔۲ ص۲۴۴۔ مشکوٰۃ شریف ص۳۰۸

متقی۔ پرہیزگار لیکن دشمنِ رسولؐ:

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بغض و عداوت دل میں ہو تو پھر جملہ عبادات بیکار بلکہ جہنم کا موجب۔ چنانچہ محدثِ کبیر امام ابو یعلیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی اور صاحب ابریز نے اسے اپنی کتاب میں نقل کیا۔

عن انس قال کان فینا شاب ذو عبادۃ و زھد و اجتھاد نسمیناہ لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم یعرفہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ووصفناه بصفة فلم يعرفه فبينما نحن كذالك اذا قبل فقلنا يا رسول الله هو هذا فقال انى لارى على وجهه منفعة من الشيطان فجاء فسلّم فقال له رسول الله صلّى الله عليه وسلّم اجعلت فى نفسك ان ليس فى القوم خير منك فقال اللّهم نعم ثم ولى فدخل المسجد فقال رسول الله صلّى الله عليه وسلم من يقتل الرجل فقال ابوبكر انا ندخل فاذا هو قائم يصلى فقال ابوبكر كيف اقتل رجلا وهو يصلى وقد نهانا النبى صلى الله عليه وسلم عن قتل المصلين فقال رسول الله صلّى الله عليه وسلم من يقتل الرجل فقال عمر انا يا رسول الله فدخل المسجد فاذا هو ساجد فقال مثل ما قال ابوبكر وارادا رجعن فقد رجع من هو منى فقال رسول الله صلّى الله عليه وسلم مه يا عمر فذكر له فقال رسول الله صلّى الله عليه وسلم من يقتل الرجل فقال على انا فقال انت لقتله ان وجدته فدخل المسجد فوجده قد خرج فقال اما والله لو قتله لكان اول لهم واخرهم ولما اختلفا فى امتى اثنان ۔ اخرجه ابن ابى شيبه (ابریز شریف ص۲۷۷ ۔ حجۃ اللہ علی العالمین ص۵۵۵ مطبوعہ قدیم وجدید)

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ مدینے میں ایک بڑا ہی عابد و زاہد نوجوان تھا ہم نے ایک ایک دن حضور سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور اسے نہیں جان سکے۔ پھر اس کے حالات و اوصاف بیان کئے۔ جب بھی حضور اسے نہیں پہچان سکے۔ یہاں تک کہ ایک دن وہ اچانک سامنے آگیا۔ جیسے ہی اس پر نظر پڑی ہم نے حضورؐ کو خبر دی کہ یہ وہی نوجوان ہے۔ حضورؐ نے اس کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا میں اس کے چہرے پر شیطان کے دھبے دیکھتا ہوں۔ اتنے میں وہ حضورؐ کے قریب آیا اور سلام کیا حضورؐ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا بات صحیح نہیں ہے کہ تو اپنے دل میں ابھی یہ سوچ رہا تھا کہ تجھ سے بہتر یہاں کوئی نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا ہاں کوئی نہیں ہے۔ اس کے بعد جیسے ہی وہ مسجد کے اندر داخل ہوا حضورؐ نے آواز دی کہ کون اسے قتل کرتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا میں۔ جب اس ارادہ سے وہ مسجد کے اندر گئے تو اسے نماز پڑھتے دیکھ کر واپس لوٹ آئے۔ اور اپنے دل میں خیال کیا کہ ایک نمازی کو کیسے قتل کروں جب کہ حضورؐ نے نمازی کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ پھر حضورؐ نے آواز دی کون اسے قتل کرتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا میں۔ وہ مسجد کے اندر گئے۔ تو اس وقت نوجوان سجدہ کی حالت میں تھا۔ وہ

(باقی صفحہ ۲ پر)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تحریر و ترتیب
محمد نذیر رانجھا

احوال و ارشادات
حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسم گرامی سری اور کنیت ابوالحسن تھی متفرق چیزیں بیچنے کا کاروبار کرتے تھے۔ لہٰذا سقطی (خوردہ فروش بساطی متفرق چیز بیچنے والے کو کہتے ہیں) مشہور ہو گئے۔ آپ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ العزیز کے ماموں اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور مرید و خلیفہ تھے۔

آپ نے اس قدر ریاضت اور مجاہدہ کیا کہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ سری کے برابر کسی کو میں نے عبادت میں کامل نہ دیکھا۔ آپ ہر روز ایک ہزار رکعت نماز نفل پڑھا کرتے تھے۔ اپنی دکان کے سامنے پردہ ڈال رکھا تھا اور تجارت کے ساتھ ہی یاد الٰہی کا شغل بھی جاری رکھتے تھے۔

آپ نے عہد کر رکھا تھا کہ میں پانچ فیصدی سے زیادہ منافع ہرگز نہیں کماؤں گا۔ ایک روز آپ نے ساٹھ دینار کے بادام اکٹھے خریدے۔ اور اسی روز بازار میں بادام کا نرخ بہت چڑھ گیا۔ جب دلال کو علم ہوا کہ آپ کے پاس بادام کافی ہیں تو اس نے آکر کہا کہ یا حضرت! بادام بیچ دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ کس نرخ پر۔ دلال نے کہا کہ سات فی صد منافع پر۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے عہد کر رکھا ہے کہ میں پانچ فیصد سے زائد منافع ہرگز نہیں کماؤں گا۔ لہٰذا میں بادام نہیں بیچتا۔ دلال واپس چلا گیا۔

جس بازار میں آپ کی دکان تھی ایک روز اس میں آگ لگ گئی۔ جب آپ کو اس کی خبر ہوئی تو فرمایا الحمدللہ کہ دنیا سے چھٹکارا مل گیا۔ آگ بجھنے پر علم ہوا کہ آپ کی دکان آگ کے ضرر سے محفوظ رہی ہے۔ اس پر آپ کو بڑا دکھ ہوا۔ اور فرمایا کہ مسلمان بھائیوں کے ساتھ نقصان میں موافقت کرنا واجبات سے ہے۔ لہٰذا آپ نے اپنا سارا مال راہ خدا میں بانٹ دیا اور صوفیانہ زندگی اختیار کر لی۔

ایک روز آپ کی ہمشیرہ آپ کے گھر آئیں۔ اور کوڑے کوکٹ کو بکھرا پڑا دیکھ کر آپ سے عرض کیا کہ میں جھاڑو دے دوں۔ آپ نے فرمایا "نہ" آپ کی ہمشیرہ دوسرے روز آپ کے ہاں آئیں تو دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت آپ کے گھر میں جھاڑو دے رہی ہے۔ اس پر انہوں نے حضرت سری سقطیؒ سے کہا کہ سبحان اللہ!

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مجھے تو جھاڑو دینے کی اجازت نہ دی اور یہ نامحرم عورت جھاڑو دے رہی ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ اے ہمشیرہ یہ بڑھیا عورت نہیں بلکہ دنیا ہے جو میرے عشق میں جلتی تھی۔ اور مجھ سے محروم تھی۔ اب اس نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے عرض کیا ہے تاکہ وہ اپنا نصیب مجھ سے حاصل کر سکے۔ لہٰذا اس کا نصیبہ یہ ہوا ہے کہ اسے میرے گھر میں جھاڑو دینے کا امر ملا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ میں مرض الموت میں آپ کی عیادت کرنے گیا تو آپ کے قریب ایک پنکھا گرا پڑا تھا۔ میں نے اسے اٹھایا اور ہلانے لگا۔ حضرت نے آنکھ کھولی اور فرمایا جنید! پنکھا رکھ دو۔ اور مجھے ہوا نہ دو کیونکہ ہوا سے آگ زیادہ تیز ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا حضرت مجھے نصیحت فرمائیے۔ فرمایا خلق کے ساتھ مشغول اور خالق کے ساتھ شاغل رہو آپ نے رمضان المبارک کے مہینہ میں ۲۵۰ھ میں وفات پائی۔ آپ بغداد شریف کے گورستان شونیز میں مدفون ہیں۔

آپ فرماتے تھے کہ چالیس برس سے میرا نفس شہد مانگتا ہے۔ مگر میں نے اس کو شہد نہیں دیا اور میں دن میں کئی کئی مرتبہ شیشہ دیکھتا ہوں کہ کہیں شامت اعمال کے سبب میرا منہ سیاہ تو نہیں ہو گیا۔

فرمایا کہ خدا کی طرف جانے کے دو راستے ہیں۔ ایک عام اور دوسرا خاص۔ اس کی شرح پوچھی گئی تو فرمایا کہ عام راہ شریعت کی ہے یعنی شریعت حقہ کی پابندی کرو اور خاص راہ طریقت کی ہے یعنی پابندی شریعت کے علاوہ دنیا بھی ترک کر دو۔

فرمایا کہ جو گناہ شہوت کی وجہ سے ہوگا اس کی بخشش کی امید ہے لیکن جو گناہ، غرور اور تکبر کے سبب ہوگا اس کی بخشش کی امید نہیں ہے۔

فرمایا کہ عارف وہ ہے جس کا کھانا بیماروں کی مانند اور سونا سانپ کے ڈسے ہوئے کی طرح اور عیش غرق ہو جانے والی کی مانند ہو۔ اور عارف سورج کی مانند ہے جو سب پہ روشنی ڈالتا ہے اور زمین کی طرح ہے جو ساری موجودات کا بار اٹھاتی ہے۔ اور پانی کی مانند ہے جس سے دلوں کو زندگی ملتی ہے۔

آپ سے منقول ہے کہ ولی کرامات محض اس لئے دکھائے کہ لوگ حرام سے باز رہیں۔

ایک روز آپ صبر کے متعلق وعظ فرما رہے تھے کہ اسی اثنا میں ایک بچھو، جو آپ کے کپڑوں میں آگیا تھا نے چند مرتبہ آپ کو ڈسا۔ لیکن آپ نے اس کو دور نہ کیا۔ اس پر اہل مجلس نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے بچھو کو کیوں نہ ہٹایا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے شرم آرہی تھی کہ میں صبر کے متعلق بیان کر رہا ہوں اور اس کے خلاف عمل کیونکر کروں۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain